رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ، ششماہی ، سہ ماہی ، بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ: الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۳ ربیع الاوّل ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ مئی - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کے باعث بدستور علیل ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؎

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری بسلسلہ تبلیغ بمبئی بھیجے گئے ہیں ؎

کل بعد نماز عصر محلہ ناصر آباد میں مستورات کا جلسہ منعقد ہوا - جس میں مولوی ظہور حسین صاحب نے تربیتی لیکچر دیا - آج بعد نماز ظہر اسی سلسلہ میں بابا حسن محمد صاحب نے تقریر کی ؎

سردار عبد الرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) کی دو لڑکیاں آگرہ میڈیکل سکول سے ڈاکٹری کا امتحان پاس کرکے آئی ہیں - ان کی خواہش ہے - کہ بغرض حصولِ ثواب حاجتمند مستورات کی مفت طبی امداد کریں - قادیان کی خواتین ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں ؎

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبتِ الٰہی کے تین درجے

مراتبِ قرب و محبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں - سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے - یہ ہے - کہ آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو گرم تو کرے - اور ممکن ہے - کہ ایسا گرم کرے - کہ بعض آگ کے کام اس محرور سے ہو سکیں لیکن یہ کسر باقی رہ جائے - کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو - اس درجہ کی محبت پر جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقعہ ہو - تو اس شعلہ سے جس قدر رُوح میں گرمی پیدا ہوتی ہے - اس کو سکینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں ؎

دوسرا درجہ محبت کا وہ ہے - جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے - کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی فقط ایک چمک ہوتی ہے - جس کو رُوح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ؎

تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبتِ الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے - اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلا پکڑ کر اپنے وجود کا تام اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے - اور اس حالت میں آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے - بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اُٹھتا ہے - اور اس کی لوئیں - اور شعلے اردگرد کو روزِ روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں - اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی - اور پورے طور پر - اور تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے - اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے - اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں - کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے - اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے - کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتِ وحی ہے - جس سے قوی تر وحی متصور نہیں - اور اس کا نام ذو الافق الاعلیٰ بھی ہے - کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے - اور اس کو رَاٰی مَا رَاٰی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے - کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے - اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے - جو انسانِ کامل ہے - جس پر تمام سلسلۂ انسانیت کا ختم ہو گیا ہے - اور دائرہ استعداداتِ بشریہ کا

226

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

۱۸ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ سیدہ ام طاہر کی صحت بھی پہلے سے اچھی ہے۔ حضورؐ کے خدام بھی خیر و عافیت سے ہیں ؛ خاکسار۔ حشمت اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور جان و مال کی قربانی کی نذر

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے

مندرجہ ذیل قراردادیں مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے حال کے ایک جلسہ میں منظور کیں ؛

(۱) ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اپنے امام و پیشوا حضرت سیدنا و مطاعنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بصد عجز و خلوص اپنی جان و مال نذر کرتے ہیں۔ ہم حضرت امیر المومنین فداہ انفسنا کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضورؐ کے ایک اشارہ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر احمدیت کی تحقیر و تذلیل کا یہی سلسلہ جاری رہا۔ اور حکام بالا نے بھی اس کے روکنے کی طرف توجہ نہ کی۔ تو اُسے بند کرانے کے لئے قربانیوں کے ہر مطالبہ کے لئے خواہ وہ جان کا ہو یا مال کا ہر وقت آمادہ ہیں ؛

(۲) مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا یہ اجتماع گورنمنٹ کے اس رویہ پر کہ وہ اکثریت کے مفاد کی خاطر جماعت احمدیہ کے حقوق غصب کر رہی ہے۔ اپنی انتہائی حق تلفی سمجھتا ہے۔ ہم بے شک کمزور ہیں۔ اور ہماری تعداد بہت قلیل ہے۔ مگر اپنے حقوق کے حصول کے لئے اور سلسلہ کے لئے انصاف حاصل کرنے کی خاطر ہر قسم کی جدوجہد کریں گے۔ ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ شریعت اسلام کی اس تعلیم کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتے۔ اور اس پر عامل ہیں۔ کہ ہر مسلمان پر حکومت کی اطاعت فرض ہے۔ لیکن ہمارے لئے اپنے حقوق کو متواتر۔ پیہم اور مسلسل غصب ہوتے دیکھنا ناقابل برداشت ہے۔ ہم اپنے اس جذبہ کا پوری وضاحت سے اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہم ذلیل سے ذلیل شخص کی گالی سننے اور اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مظلوم بننے کے باوجود سلسلہ کی عظمت اور عزت کی حفاظت کی خاطر قانون کے اندر رہ کر انشاء اللہ ہر قربانی کریں گے ؛

(۳) ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور پریس کو بھیجی جائیں ؛

خاکسار۔ خالد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ مئی ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام
۶۰۵	رفیق الرحمان خان صاحب	ٹونک
۶۰۶	ابو الرفیق محمد عزیز الرحمن خان صاحب	〃
۶۰۷	مرزا غلام حسین صاحب	ضلع ملتان
۶۰۸	شیر محمد صاحب	〃 لدھیانہ
۶۰۹	خاقان شاہ صاحب	ضلع کوہاٹ
۶۱۰	ظہیر الدین خان صاحب	〃 حصار
۶۱۱	محمد اسماعیل خان صاحب	〃 سیالکوٹ
۶۱۲	ایک خاتون	〃 جھنگ

محلہ دارالسعت میں جوبلی فنڈ کے متعلق جلسہ

۲۰ مئی بروز جمعہ بعد نماز فجر اہالیان محلہ دارالسعت کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی اللہ دتا صاحب فاضل نے خلافت جوبلی فنڈ کی اہمیت اور ضرورت پر جامع مگر مختصر تقریر کی۔ اہل محلہ نے مرکزی سب کمیٹی کی مقرر کردہ رقم کی ادائیگی بخوشی منظور کی۔ اور اس کے اہتمام کے لئے محلہ کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ؛

خاکسار۔ خواجہ معین الدین صدر محلہ دارالسعۃ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

غیر مبائعین کے تراجم قرآن کریم

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کے پاس لے دے کر اگر کچھ ہے۔ تو صرف انگریزی ترجمۂ قرآن۔ وہ ترجمۂ قرآن جو انہوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت کے زمانہ میں ہزاروں روپے تنخواہ اور کتابوں کے لئے وصول کر کے انجمن کے لئے کیا۔ لیکن قادیان سے انقطاع اختیار کرتے وقت سب کچھ ساتھ ہی لے گئے۔ اور پھر ذاتی ملکیت قرار دے کر اس سے کمیشن وصول کر رہے ہیں۔ قیاس چاہتا ہے کہ جو ترجمہ ان حالات میں مولوی صاحب کو حاصل ہؤا۔ اس کا کبھی ذکر تک زبان پر نہ لاتے۔ لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی برتری اور فوقیت جتانے پر آتے ہیں تو ترجمۂ قرآن پیش کر دیتے ہیں اپنی خدمات کے راگ گانے لگتے ہیں۔ تو ترجمۂ قرآن اٹھا لاتے ہیں۔ جوبلی منانے کا رشک پیدا ہوتا ہے۔ تو ترجمۂ قرآن کی اشاعت کو آڑ بنانا چاہتے ہیں۔ اور یہاں تک ادعاء کر گزرتے ہیں۔ کہ اس ترجمہ نے دُنیا میں ”انقلاب انگیز نتائج“ پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ ”کروڑوں مسلمانوں میں ایک زبردست تبدیلی“ کا موجب بن چکا ہے ”سوئے ہُوئے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔“ ”ولایت میں جو لوگ ایک مرتبہ اس ترجمہ کو پڑھ لیتے ہیں۔ ان کے خیالات میں اسلام کے متعلق ایک زبردست تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے“

اگرچہ یہ سب منہ کی باتیں ہیں کیونکہ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ ترجمہ جو کہ ایک طرف تو غصب شدہ ہو۔ اور دوسری طرف اس میں یہ تحریف کر دی گئی ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اور سلسلۂ احمدیہ کا ذکر تک اڑا دیا گیا۔ حتےٰ کہ بعض آیات کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح تحریروں کے خلاف کئے گئے ہوں وہ زبانی واہ واہ کے سوا کوئی ٹھوس نتیجہ پیدا کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ غیر مبائعین نے آج تک کبھی ہمارے اس چیلنج کو منظور نہیں کیا۔ کہ ذرا ان لوگوں کے نام تو پیش فرمایئے جنہوں نے یہ ترجمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر اسلامی تعلیم پر عمل شروع کر دیا ہے۔ تاہم اگر اس ترجمہ نے کوئی مفید اثر پیدا کیا۔ تو اس کا کریڈٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ملنا چاہیئے جس نے یہ ترجمہ بہت کچھ خرچ کر کے کرایا تھا۔ نہ کہ مولوی محمد علی صاحب کو جنہوں نے اسے ذریعۂ معاش بنا رکھا ہے:۔

یہ تو ہے ان کے انگریزی ترجمۂ قرآن کی حقیقت۔ کچھ عرصہ سے جرمنی ترجمۂ قرآن کے بھی راگ گائے جا رہے ہیں۔ اور اسے بھی اپنی انجمن کا بہت بڑا کارنامہ بتا کر جماعت احمدیہ پر زبانِ طعن دراز کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق حال میں جو راز افشا ہؤا ہے وہ یہ ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے ۱۹۳۳ء میں گو انجمن غیر مبائعین کی خواہش پر یہ ترجمہ کیا۔ لیکن اب انجمن اپنے ایک برگزیدہ ممبر کے نام سے اسے شائع کر رہی ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف مولوی محمد علی صاحب کو اس بے انصافی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ مگر وہ جواب تک دینا گوارا نہیں کرتے۔

یہ تحریر قریباً تمام مسلمان اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اور خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے اخبار ”منادی“ میں اسے درج کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے

”امید ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس تحریر کا جواب دے کر راقم تحریر کو مطمئن کرے گی۔“

اس کے متعلق جہاں ہم یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ قطعاً اس قسم کی حرکت جائز نہیں سمجھتی۔ اس قسم کے کارنامے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو ہی زیبا ہیں۔ وہاں ہم خواجہ صاحب کے مطالبہ کی معقولیت کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ اور متعجب ہیں۔ کہ ”پیغام صلح“ نے اس وقت تک اس بارے میں کیوں خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ حال ہی میں خواجہ صاحب موصوف نے جب یہ لکھا کہ دہلی میں مولوی محمد علی صاحب کی انجمن سے تعلق رکھنے والے ایسے افراد ہیں جنہیں بہت سرگرم ممبر سمجھا جاتا ہے۔ مگر وہ اسلامی خلوص سے تہی دست ہیں اور مولوی محمد علی صاحب یہ بات جانتے ہیں۔ لیکن وہ اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو ”پیغام صلح“ نے جھٹ اعلان کر دیا۔ کہ:۔

”اگر خواجہ صاحب خط یا اخبار منادی میں جس طرح وہ مناسب سمجھیں اپنی شکایت کو وضاحت سے ارشاد فرمائیں۔ تو اس بارے میں بھی ان کی غلط فہمی کا ازالہ کر دیا جائے گا۔“

پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ جس شکایت کو نہ صرف خواجہ صاحب نے وضاحت کے ساتھ ارشاد فرما دیا ہے۔ بلکہ دوسرے مسلمان اخبار بھی پیش کر چکے ہیں۔ اور جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس کی طرف کیوں ابھی تک توجہ نہیں کی گئی۔

تعجب ہے قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں جن لوگوں کی دیانت و امانت کا یہ حال ہے۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ ساری دُنیا کے مقابلہ میں اشاعتِ قرآن کریم کی سعادت صرف انہی کے حصہ میں آئی ہے۔ اور وہی اس کے اہل ہیں۔ اس قسم کی باتیں بعض لوگوں کو دھوکہ میں ڈال سکتی ہیں لیکن کوئی مفید اور دیرپا نتیجہ نہیں پیدا کر سکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ عظیم الشان انقلاب چھوڑ معمولی سا تغیر بھی ان کے ترجمہ نے کسی میں پیدا نہیں کیا۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت اور مصلح ربانی کی ضرورت

مسلمانوں کا بگڑنا ”پیسہ اخبار“ (۱۹ مئی) ”مسلمانوں کے لیڈر“ کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

”کہا جاتا ہے۔ کہ ہم آزادی چاہتے ہیں۔ مگر الٹے انگریز حاکموں کی چوکھٹ پر سجدے کئے جا رہے ہیں۔ اور ان سے نوکریوں اور خطابوں کی بھیک مانگی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو منظم کریں گے۔ مگر کسی ایک چھوٹے سے محلے یا گاؤں میں بھی تنظیم کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ مسلمانوں میں پھوٹ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ شیعہ سنی ایک دوسرے کا خون پی رہے ہیں۔ مسلمانوں کی جائدادیں ہندوؤں کے ہاتھوں میں جا رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کا روپیہ کھینچ کھینچ کر ہندوؤں کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ مگر کسی کے دل میں درد پیدا نہیں ہوتا۔“

یہ تو دُنیوی حالت کا نہایت ناکمل سا نقشہ ہے۔ دینی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ اعتراف کرنے میں لیت و لعل کیا جاتا ہے۔ کہ یہ زمانہ بہت بڑے مصلح اور مامور کا محتاج ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان عملی طور پر اس کا اعتراف نہ کریں گے اس وقت تک نہ تو ایک سلک میں منسلک ہو سکتے ہیں۔ اور نہ دُنیا میں عزت و وقار حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم احمدی کیوں ہوئے

چند دن ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد اقصیٰ میں مندرجہ بالا موضوع پر ایک خطبہ جمعہ پڑھا تھا۔ جسے انہوں نے مضمون کی شکل میں مرتب کر کے عنایت کیا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

آج دنیا میں مذاہب بہت ہیں۔ اور ہر مذہب کے بہت سے فرقے ہیں۔ ہندو مذہب کے صدہا فرقے ہیں۔ عیسائی مذہب کے بھی بہت سے فرقے ہیں۔ اہل اسلام میں بھی بہتر بلکہ اس سے زیادہ فرقے بن چکے ہیں۔ ہم نے ان تمام مذاہب اور مذاہب کے مختلف فرقوں میں سے احمدیت کو کیوں اختیار کیا ہے۔ کیا صرف اس واسطے کہ ہم احمدیوں میں پیدا ہوئے ابھی جماعت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو پیدائشی احمدی نہیں۔ اور جماعت اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ اور نئے اصحاب جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ سب سمجھ سوچ کر اور احمدیت کو دیگر مذاہب پر بدلائل بینہ فوقیت اور غلبہ میں دیکھ کر اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم و تربیت کے طفیل ہمارے پیدائشی احمدی بھی سلسلہ حقہ کی صداقت اور حقانیت کے دلائل سے آگاہ ہو کر ایک پُر معرفت یقین کے ساتھ اس جماعت میں داخل ہونے میں ایمانی لذت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ یایها الناس قد جاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبینا فاما الذین اٰمنوا باللّٰه واعتصموا به فسیدخلهم فی رحمة منه وفضل ویهدیهم الیه صراطاً مستقیما (پارہ ۶ رکوع ۴) اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آئی ہے۔ اور ہم نے تمہارے لئے ایک ظاہر اور واضح نور اتارا ہے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کیا۔ ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت۔ اور فضل میں داخل کرے گا اور سیدھے راستہ کی طرف انہیں ہدایت دے گا۔

سچے مومنوں کی علامت

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے سچے مومنوں کی نشانی بتلائی ہے کہ ان کے ہاتھ میں ایک کھلی اور واضح دلیل ہوتی ہے۔ اور وہ ایک روشنی میں چل رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق مستحکم ہوتا ہے۔ اور وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کا ہر قدم صراط مستقیم پر ہوتا ہے۔ اس معیار پر اگر تمام اہل مذاہب اور ان کے مختلف فرقوں میں شامل ہونے والوں کو پرکھا جائے۔ تو سوائے احمدیوں کے کوئی اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ اب میں چند ایک موٹی باتیں بطور مثال کے پیش کرتا ہوں۔

ہر صدی کے سر پر مجدد

(۱) اہل اسلام کے تمام فرقے تیرہ سو سال سے اس بات کے قائل چلے آتے ہیں۔ کہ مطابق فرمان حضرت نبی کریم محمد المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسلام میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ظاہر ہوتا رہے گا۔ جو ان غلطیوں کو نکالے گا۔ جو لوگوں نے دین اسلام میں ڈالی ہوں گی۔ اور اس طرح دین کو پھر تر و تازہ کرے گا۔ اب یہ ایسا زمانہ ہے کہ تمام مذاہب کے وکلاء میدان میں نکل کھڑے ہیں۔ اور مذہبی مباحثات کے دنگل ہر طرف سرگرم ہو رہے ہیں۔ آریہ اور عیسائی سوال کرتے ہیں۔ کہ اے مسلمانو ہم تمہارے نبی محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) صاحب کے زمانہ میں موجود نہ تھے۔ جو ان کے معجزات اور نشانات کو دیکھ سکتے۔ مگر ہمارے زمانہ میں بھی ان کی صداقت کے پرکھنے کا ایک موقعہ نکل آیا ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ظاہر ہوا کریگا۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے تیرھویں صدی گزر گئی۔ اور چودھویں شروع ہو گئی اگر تمہارے نبی صاحب سچے تھے تو دکھاؤ وہ مجدد کہاں ہے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ مخالفین اسلام کے اس سوال کے جواب میں مسلمانوں کی کونسی جماعت ہے۔ جو ایک مجدد کو دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ثبوت دیتی ہے۔ پس ہم احمدی اس واسطے ہیں۔ کہ احمدی ہونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہم اس زمانہ میں سچا ثابت کرتے ہیں۔ اور اگر ہم غیر احمدی بنیں تو نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ یا اس حدیث کا انکار کرنا پڑے گا۔ جس کا انکار گزشتہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان نے نہیں کیا۔ یہ ایک برہان اور ایک نور ہے جو سوائے احمدیوں کے اور کسی کو میسر نہیں۔

مسیح موعود کے زمانہ کی علامات پوری ہو گئیں

(۲) دوسرا ایک اور کھلا نشان احمدیت کی صداقت کے واسطے یہ ہے۔ کہ وہ تمام علامات جو مسیح موعود اور مہدی کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کے متعلق قرآن و حدیث میں اور اولیائے اسلام کے اقوال میں بیان کی گئی تھیں۔ وہ سب اس زمانہ میں ظاہر ہو گئیں۔

(۱) زلازل کثرت سے تمام ملکوں میں آئے۔

(۲) مرض طاعون پھیلا

(۳) سورج اور چاند کو رمضان کے ماہ میں مقررہ تاریخوں پر گرہن لگا۔

(۴) پہاڑ اڑائے گئے۔

(۵) دریا خشک ہو گئے۔

(۶) اونٹ بے کار ہو گئے۔

(۷) کتابیں اور نوشتے بکثرت شائع ہو گئے وغیرہ وغیرہ

ان تمام امور کا ایک ہی وقت میں ظاہر ہو جانا اس امر کی دلیل ہے کہ آنے والا مسیح اور مہدی ظاہر ہو گیا کیا کبھی کسی نے دنیا میں ایسا تماشہ دیکھا ہے۔ کہ سات شخص ایک ہی وقت میں ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہوں۔ اور عرض کریں۔ کہ حضور ہم گواہ ہیں ہماری شہادت لے لو۔ مجسٹریٹ کہے گا کہ مدعی کون ہے۔ جس کے حق میں تم شہادت دینے آئے ہو۔ تو وہ کہیں مدعی تو ابھی پیدا نہیں ہوا۔ مگر ہم اس کی پیدائش اور ظہور کے گواہ ہیں۔ ہم آ گئے ہیں۔

پس ہم احمدی اس واسطے ہیں۔ کہ اگر ہم احمدی نہ بنیں۔ تو ہمیں یہ بے وقوفی کی بات تسلیم کرنی پڑے گی۔ کہ سات سے زیادہ زبردست شاہد مہدی و مسیح کے حق میں پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ظاہر ہو گیا۔ مگر دراصل وہ ظاہر نہیں ہوا۔ صرف احمدیت میں پناہ لینے سے ہی انسان ایسی شدید احمقانہ نامعقول بات سے بچ سکتا ہے۔

صحف اولیٰ میں مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی

(۳) مذکورہ بالا علامات مسیح و مہدی کے ظہور کے واسطے صرف کتب اسلامی میں نہیں۔ بلکہ دیگر مذاہب کی کتابوں میں بھی اس آخری زمانہ میں ایک مجدد یا نبی یا مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

اور علامتوں کے ساتھ وقت بھی یہی بتلایا گیا ہے۔ توریت میں اس کا وقت سال سنہ ۱۲۹۰ سے ۱۳۳۵ تک بتلایا گیا ہے۔ انجیل میں بھی اس کے آنے کے وقت بادشاہتوں کا بادشاہتوں پر چڑھنا۔ کال اور مری کا پڑنا۔ زلازل کا آنا لکھا ہے۔ ہندوؤں کی کتب کے مطابق کرشن مہاراج اس زمانہ میں پھر جنم لے کر دنیا کو سدھارنے والے ہیں۔ بدھ مذہب کے مطابق بھی اسی زمانہ میں ایک شخص آنے والا ہے۔ پارسی مذہب کے مطابق بھی ایک بڑے نبی کے ظہور کا یہی وقت ہے۔ جو ضرور ہے۔ کہ پارسی ہو۔ (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پارسی الاصل تھے) سکھ مذہب کے مطابق بھی ایک حارث پرگنہ بٹالہ میں ہونے والا ہے جو بھگت کبیر سے بھی بڑا ہوگا۔

اب سوچنا چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم احمدیت میں داخل رہتے ہیں۔ تو ہم تمام ادیان۔ اور ان کے بانیوں کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ سب مذاہب سچے تھے۔ اور ان کے بانی خدا رسیدہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے اس زمانہ میں جس شخص کے ظہور کی پہلے سے خبر دی تھی۔ وہ تمام ادیان کا موعود ظاہر ہو گیا۔ اور ہم نے اس کو مان لیا۔ اور قبول کیا لیکن اگر ہم احمدی نہیں بنتے۔ تو ہم ان سب کی تکذیب کرتے ہیں۔ کہ تمام مذاہب کے بانیوں نے جس کے آنے کی خبر دی تھی۔ اس کی علامتیں نمودار ہو گئیں۔ اور وقت بھی آ گیا۔ مگر وہ نہ آیا۔ اور نعوذ باللہ سب پہلے انبیاء اور رشی منی سب جھوٹے تھے۔

پس دنیا کے لوگ خود ہی از روئے انصاف بتلائیں۔ کہ ہمیں احمدی رہنا چاہیئے۔ یا غیر احمدی بننا چاہیئے۔ یہ تیسری برہان اور نور احمدیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو کسی دوسرے مذہب کے ممبر کو آج حاصل نہیں۔

آسمان وزمین کی گواہی

(۴) پھر صرف یہی نہیں۔ کہ پہلے نوشتے آج کل پورے ہوئے اور ساری علامتیں ظاہر ہو گئیں۔ اور آسمان و زمین نے یہ گواہی دی۔ کہ وقت یہی ہے۔ اور مقام بھی یہی ہے اور موعود شخص بھی یہی ہے۔ بلکہ خود مدعیٔ وقت کو اللہ تعالیٰ نے اس کی سچائی کے ثبوت میں اس قدر معجزات عطا کئے۔ کہ جن کو ہمارے جیسے عاجز انسان گن بھی نہیں سکتے۔ ہمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ہم نشان پر نشان دیکھتے۔ بعض دفعہ رات کو حضور خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بات فرماتے۔ اور وہ صبح کو پوری ہو جاتی۔ اور بعض دفعہ صبح کو حضور ایک بات فرماتے۔ اور وہ رات کو پوری ہو جاتی۔ بعض الہامی پیشگوئیاں دو دن کے بعد ظاہر ہوتیں۔ بعض چار دن کے بعد۔ بعض ایک ہفتہ کے بعد بعض ایک ماہ کے بعد۔ بعض ایک سال کے بعد۔ بعض چند سالوں کے بعد۔ بعض اب تک پوری ہو رہی ہیں اور میرا یقین ہے۔ کہ یہ سلسلہ قیامت تک چلے گا۔ اور ہر زمانہ میں لوگ مسیح موعود کی صداقت کے تازہ نشان دیکھتے چلے جائیں گے۔ اس ملک میں طاعون کا کوئی نشان نہ تھا۔ اس وقت آپ نے پیشگوئی کی۔ کہ طاعون پھیلنے والی ہے۔ زار روس جیسا ذی شان بادشاہ جو مطلق العنان ہونے میں دنیا بھر کے بادشاہوں سے بڑھ کر طاقتور اور زبردست مانا جاتا تھا۔ اور جس کی سلطنت سارے شمالی یوروپ۔ اور سارے شمالی ایشیاء ہر دو براعظموں میں اتنی وسعت رکھتی تھی۔ کہ اس قدر یک جائی وسعت کسی اور سلطنت کو حاصل نہ تھی۔ (شاہ انگلستان کی سلطنت بہت وسیع ہے۔ مگر اس کے ٹکڑے مختلف بلاد میں ہیں۔ سب ایک جگہ نہیں) وہ زارِ روس جب اپنے اقبال کے اوج پر تھا اور کوئی دنیوی سیاست دان یہ وہم بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اس کی سلطنت کو کبھی زوال آ سکتا ہے۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی سلطنت کے زوال۔ اور اس کی تباہی۔ اور ہلاکت کی پیشگوئی کی۔ اور چند سال کے عرصہ میں وہ پیشگوئی۔ جو کتابوں اور اخباروں میں چھپ چکی تھی۔ لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ اور ساری دنیا نے اسے پورا ہوتے دیکھا ؎

تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے ہیں

پس اے بھائیو! سوچو۔ اور غور کرو۔ جب ایک مدعی کے حق میں پہلے نوشتے بھی پورے ہوئے۔ خود اس نے بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق محبت کے ہزاروں نشان دکھائے تو ایسے شخص کو ماننے۔ اور اس کی پیروی کرنے میں ہم لوگ حق پر ہیں۔ یا نہیں اسی کا نام احمدیت ہے۔ جس کے قبول کرنے پر ہم مجبور ہیں۔ کیونکہ وہ حق۔ اور صداقت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ جس کی نظیر دنیا میں آج اور جگہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً اِلّا من ارتضیٰ من رسول۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ اور وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ مگر اسی پر جس کو وہ اپنا رسول بننے کے لئے پسند کرتا ہے (پارہ ۲۹۔ رکوع ۱۲)

228

موجودہ زمانہ میں نبی

(۵) اگر ہم نوحؑ نبی کے زمانہ میں ہوتے۔ تو ہمارا فرض تھا۔ کہ ہم حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لاتے۔ اور ان کی پیروی کرتے۔ اگر ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوتے۔ تو ہمارا فرض تھا۔ کہ ہم ان پر ایمان لاتے اور ان کی پیروی کرتے۔ ہم ان کے زمانہ میں نہ تھے۔ مگر ہمارے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک نبی بھیجا ہے۔

میرے دیکھنے کا واقعہ ہے۔ غالباً سنہ ۱۹۰۶ء تھا۔ یا اس کے قریب کہ ایک صاحب جرنلسٹ (اخبار نویس) امریکہ سے یہاں قادیان آئے۔ اور ان کے ساتھ ایک انگریز تھا۔ اور ایک لیڈی تھی۔ اس امریکن نے کہا کہ میں مرزا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں انہیں دفتر محاسب میں بٹھایا گیا۔ اور حضرت صاحب کو اطلاع کی گئی۔ حضور تشریف لائے۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ بعد سلام دعا اور مہمانوں کا حال پوچھنے۔ اور ان کی ضیافت کے متعلق گفتگو کے بعد اس امریکن نے اپنی جیب سے ایک نوٹ بک نکالی۔ اور اس میں لکھا ہوا دکھایا۔ کہ میں امریکہ میں ہی تھا۔ جب میں نے قصد کیا۔ کہ میں ہندوستان جاؤنگا۔ تو اس شخص سے ضرور ملوں گا۔ جو نبی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور کہا کہ میں اسی واسطے آج یہاں آیا ہوں۔ اور اب میرا سوال سب سے اول یہ ہے۔ کہ کیا آپ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ آپ اللہ کی طرف سے نبی ہیں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا۔ ہاں میں خدا کا نبی ہوں۔ اور اس کے ساتھ کوئی تشریح یا تفصیل نہ کی۔ کہ نبی سے کیا مراد ہے۔ یا کس قسم کی نبوت ہے۔ صرف اتنے لفظ فرمائے۔ ہاں میں خدا کا نبی ہوں۔ اس امریکن نے کہا۔ اچھا میرا دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ آپ کے نبی ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں فرمایا۔ آپ کا آج یہاں آنا۔ یہی میرے نبی ہونے کا ثبوت ہے۔ اس امریکن نے کہا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ آپ مہربانی کر کے اس کی وضاحت کریں کہ میرے یہاں آنے سے آپ کی نبوت کیونکر ثابت ہو گئی۔ تب حضور نے تفصیلاً فرمایا۔ دیکھو۔ آج سے تیس سال قبل خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی۔ کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آئیں گے اور آج تم کہتے ہو۔ کہ میں امریکہ سے آپ سے ملنے کے واسطے آیا ہوں۔ کیا انسان کی طاقت ہے تیس سال سے قبل دیکھ لے کہ دنیا میں کیا ہونے والا ہے؟

پھر وہ اتنا عرصہ زندہ بھی رہے۔ اور اس واقعہ کو پورا ہوتا دیکھ لے۔ یہ خدا کا کلام تھا۔ جو آج پھر پورا ہوا اور نبی وہی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے کثرت سے خبریں پاکر مخلوق کو قبل از وقت بتلائے۔ اور وہ باتیں پوری ہوں۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی وحی میں اسے نبی کہا ہو۔ سو یہ باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے میں نبی اللہ ہوں۔ (ملخصاً)

اب دنیا اور جہاں کے دانا لوگ ذرا غور کریں۔ اور سوچیں کہ ہم پہلے انبیاء کے اوقات میں موجود نہ تھے۔ مگر آج ہمارے زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی ہونے کا ایک شخص دعوےٰ کرتا ہے۔ اور اس کی نبوت کی صداقت میں ہزاروں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھتے ہیں۔ اور اس کی تعلیم بھی پاک اور انبیاء کی تعلیم کے مطابق ہے کیا ہمارا یہ فرض نہیں۔ کہ ہم اسکو قبول کریں۔ اور اس کی پیروی کریں۔ پس ہم احمدی اس واسطے ہیں۔ کہ اگر ہم اپنے زمانہ کے نبی کا انکار کریں۔ جس کی صداقت کے نشان ہمارے زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ تو ہم نوح۔ موسےٰ عیسےٰ علیہم السلام اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب کے منکر کہلائیں گے۔ کیونکہ اگر ہم نے اپنے وقت کے نبی کو نہیں مانا۔ تو ہم پہلوں کے وقت میں ہوتے۔ تو ان کا بھی انکار کرتے۔ پس ضروری ہوا۔ کہ احمدی بنیں اور غیر احمدی نہ بنیں۔

اشاعتِ اسلام کون کر رہا ہے

(۶) حضرت سید الرسل خاتم النبیین محمد المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ پیاری بات یہ تھی۔ کہ دینِ اسلام دنیا میں پھیلایا جائے۔ اسی اشاعتِ اسلام کی خاطر ہزارہا صحابہ نے اپنی جانیں دے دیں اور شہید ہو گئے۔

اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ ورثہ اشاعتِ اسلام کے کام کا رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ کرام سے آج کس جماعت کو حاصل ہے۔ شمالی امریکہ میں اور جنوبی امریکہ میں سلطنتِ انگلشیہ کے صدر مقام میں اور ہنگری میں اور وسط یورپ میں اٹلی میں اور البانیہ میں مغربی افریقہ میں اور شرقی افریقہ میں مصر میں اور فلسطین میں اور عراق میں چین جاپان میں جاوا سماٹرا میں آسٹریلیا میں غرض تمام بلادِ مشرق و مغرب میں کس جماعت کے ممبر دینِ اسلام کی اشاعت میں شب و روز مصروف ہیں۔ وہ کس جماعت کے مبلغین ہیں۔ جن پر آج سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ کیا وہ حنفی ہیں۔ یا اہلِ حدیث ہیں یا اہلِ تشیع ہیں یا کسی اور فرقہ کے مسلمان ہیں۔ سوچو اور غور کرو کیا سبب ہے کہ اشاعتِ اسلام کے کام کے واسطے سوائے احمدی جماعت کے اور کسی کو توفیق ہی حاصل نہیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ ورثہ اسی جماعت کو کیوں دے رکھا ہے۔ اس واسطے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے اعلےٰ روحانی کارناموں کی حقیقی وارث یہی جماعت ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اسی جماعت کو چنا۔ اور اسے توفیق و قوت دی۔ کہ وہ ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اور دینِ اسلام کی اشاعت کرے۔

پس ہم احمدی اس واسطے ہیں۔ کہ احمدیت سے ہم رسولِ پاک کے حقیقی وارث ٹھہرتے ہیں۔ اور غیر احمدی ہوکر ہم اس ورثہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔

عیسائیت پر کیسے غلبہ حاصل ہو رہا ہے

(۷) آج اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ عیسائی مشنریوں کا ہے۔ جو کروڑوں روپیہ کی ایک فوج کی فوج دنیا کے تمام حصوں میں پھیل گئی ہے۔ اور ان کا منشاء اور مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اسلام سے پھیر کر عیسائیت میں داخل کرلیں۔ وہ اس غرض کے واسطے اخلاق بھی دکھاتے محبت بھی کرتے روپے بھی خرچ کرتے۔ کتابیں بھی چھپاتے اخباریں اور رسالے بھی شائع کرتے ہیں۔ ان کے اسکول۔ ان کے شفاخانے ان کے غریب خانے ان کے مسافر خانے سب صرف اس غرض کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ کہ لوگ اپنا دین چھوڑکر عیسائیت میں داخل ہو جائیں۔ ایک بڑے سے بڑا مولوی اور ایک بڑے سے بڑا پنڈت اگر کسی پادری صاحب کے پاس چلا جائے۔ تو پادری صاحب اس کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آتے۔ اور اس کی ہر طرح سے خاطر تواضع کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ مذہبی گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن اگر چھوٹے سے چھوٹا احمدی خواہ وہ بے علم ہو اگر پادری صاحب کے پاس چلا جائے۔ تو پادری صاحب اس کے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں۔ اور اپنے تمام اخلاق اور نرم دلی بھول جاتے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے کہ وہ مسیحی مشنری جو سارے جہان کو عیسائی بنانا چاہتا ہے۔ وہ ایک احمدی سے ڈرتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ دینِ اسلام کا سب سے بڑا دشمن اس امر سے ناامید ہو چکا ہے۔ کہ وہ احمدی کو عیسائی بنائے گا۔ احمدیت میں بحیثیت جماعت خدا تعالےٰ نے یہ رعب رکھ دیا ہے۔ کہ عیسائی مشنری کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ جماعت عیسائی نہیں بن سکتی۔ پس اس کی طرف توجہ نہ کرو۔ نہ کسی احمدی کو ملو۔ نہ اسے عیسائی بنانے کی کوشش کرو۔ اور کوئی احمدی ملنے بھی آئے تو اس کے ساتھ گفتگو نہ کرو۔ پس ہم احمدی اس واسطے ہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے سے ہم عیسائیوں کے فتنے سے بچ جاتے ہیں۔ جس فتنہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ڈرایا ہے۔ اور احمدیت میں داخل ہونے سے ہم اسلام کی ایسی مستحکم چٹان پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس کو کوئی مخالف جنبش نہیں دے سکتا۔

دنیا کے کسی اور مذہب و فرقے کو یہ طاقت اور یہ رعب حاصل نہیں۔ جو جماعت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کی یہ بھی ایک علامت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے ایک رعب عطا کرتا ہے۔ بائیبل میں بھی لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی پیاری قوم کو رعب عطا کرتا ہے۔ جس سے وہ دوسروں پر غالب رہتے ہیں۔ اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

یقین اور ایمانی لذت

(۸) احمدیوں کو خدا تعالےٰ نے ایک یقین اور ایک ایمانی لذت عطا کی ہے۔ جو دوسری کسی جماعت کو حاصل نہیں۔ قریباً ہر ایک احمدی اپنے حالات کے مطابق خود اپنے ذاتی معاملات میں سلسلہ کی صداقت کے نشان دیکھتا ہے۔ اور جو لوگ اس کی مخالفت کرنے والے اور احمدیت کے سبب انہیں تکلیف دینے والے ہوتے ہیں۔ وہ آخر ان کی آنکھوں کے سامنے سزا پاتے اور اپنی بدیوں کا بدلہ بھگتتے ہیں۔ اسی ایمانی طاقت کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ہر ایک طرح کی قسم ہر وقت کھانے کے واسطے تیار ہے۔ جیسا کہ ہمارا ایمان اور یقین اللہ تعالےٰ کی ہستی پر اور اس کے واحد لاشریک ہونے پر ہے۔ جیسا کہ ہمارا ایمان اور یقین حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے پر ہے۔ ایسا ہی ہمارا ایمان اور یقین اس امر پر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہیں۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مسیح موعود کے برحق خلیفہ ہیں۔

کیا ہمارے مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تکذیب و تکفیر میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر اپنی بات کے سچ ہونے کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بارہا مسجد میں ممبر پر کھڑے ہو کر قسم کھا کر فرما چکے ہیں۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ بنایا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ان خطبوں کو پڑھا۔ مگر کیا کبھی ان کو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتے کہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ برحق نہیں۔ بلکہ غاصب ہیں؟

غرض یہ ایمانی طاقت اور معرفت اور حلاوت آج احمدیت کے سوا اور کسی جگہ نہیں ملتی۔ پس ہم اسی واسطے احمدی ہیں۔ اگر ہم احمدیت کو چھوڑ دیں۔ تو یہ ایمان اور روحانی لذت ہمیں کسی جگہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ ھٰذا بصائر للناس وھدیً ورحمۃ لقوم یومنون (پارہ ۹ رکوع ۱۴) تمہارے رب کی طرف سے یہ روشن دلائل ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے۔ اس قوم کے لئے جو ایمان لائے

احمدی اور غیر احمدیوں میں فرق

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے انجیل میں کیا سچ فرمایا ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ انبیاء و رسل کا دنیا میں آنا اس غرض کے واسطے ہوتا ہے۔ کہ مخلوق کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کریں۔ اور انسانوں کو شیطان کے پنجے سے چھڑا کر اللہ تعالےٰ کے قرب میں پہنچا دیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ احمدیوں کو بہ طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نیکی تقویٰ طہارت پرہیزگاری۔ راستبازی، خدمت دین و دنیا کی خاطر قربانیوں کی کس قدر توفیق اور قوت حاصل ہو رہی ہے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ احمدیوں میں بھی کچھ کمزور آدمی بھی ہوں۔ لیکن دوسری جماعتوں کی نسبت ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر کسی شہر کے احمدی نمازیوں اور بے نمازوں کی تعداد معلوم کی جائے۔ اور غیر احمدی نمازیوں اور بے نمازوں کی تعداد بھی بالمقابل لی جاوے۔ تو غیر احمدیوں میں سو میں سے ۵ آدمی ایسے ملیں گے۔ جو نماز باقاعدہ باجماعت پڑھتے ہوں اور احمدی سو میں سے پچانوے ایسے ملیں گے۔ جو نماز باقاعدہ باجماعت ادا کرتے ہوں یہ فرق ان کی عملی حالت میں کیوں ہے۔ اس واسطے کہ جس شخص کے ساتھ احمدیوں نے اپنا تعلق پیدا کیا ہے۔ اس کی روحانیت خفیہ طور پر ان کی مدد کر رہی ہے۔ اور انہیں نیک کاموں کے واسطے قوت عطا کر رہی ہے۔ حضرت نے کیا خوب فرمایا ع

ازعمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمانِ تست

احمدیہ جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے الہامات سے مشرف کئے جاتے ہیں۔ اور انہیں بشارات ملتی ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دفتر ڈاک کی خدمت میں عاجز مامور تھا۔ میں روزانہ کئی ایک خط ایسے دیکھتا تھا۔ جن میں نہایت شکریہ کے ساتھ لکھنے والے یہ لکھتے تھے۔ کہ میں نے جس امر کے واسطے حضور سے دعا کرائی تھی۔ وہ میری مراد حاصل ہو گئی۔ اور مشکلات دور ہو گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تو بہت بڑے مرتبہ کے انسان ہیں۔ میرے جیسے کمزور اور خطاکار اور سلسلہ حقہ کے ایک ادنےٰ خادم کی ڈاک میں بھی ایک آدھ خط ایسا آتا رہتا ہے۔ جس میں لکھنے والے شکریہ کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ میری دعا سے ان کی دلی مراد حاصل ہوئی۔

غرض یہ اسی جماعت کا خاصہ ہے کہ اس میں کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی رضامندی حاصل کئے ہوئے اور اسی جہان میں اپنی عاقبت کے سنورنے کی خوشنودی حاصل کر چکے ہیں۔ وہ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہیں۔ اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

احمدیت کی صداقت کے بہت سے نشانات ہیں۔ جو سلسلہ کی کتب و رسالجات و اخبارات و اشتہارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ جن کی تعداد ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ میں نے ان میں سے صرف نو نشان چنے اور بیان کئے ہیں۔ ہندسوں میں نو کا نمبر سب سے بڑا ہے۔ اس سے بڑا کوئی اور ہندسہ کسی زبان اور کسی تحریر میں نہیں۔ اور میں اس زمانہ کے تمام مذاہب اور ان کے مختلف فرقوں کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ کوئی اپنے مذہب میں یہ نو خوبیاں مجموعی طور پر دکھائے۔ اور اگر وہ دکھلانے سے عاجز ہو اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ سب عاجز ہیں۔ تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ ہمارا احمدیت کا جھنڈا ضروری تسلیم کریں۔ اور خود بھی احمدیت میں شامل ہوں۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خلافت جوبلی کے موقع پر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وسیع اشاعت کا انتظام

مولوی ابوالفضل محمود صاحب نے زیر ہدایات نظارت تالیف و تصنیف خلافت جوبلی کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کا جو عزم کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اس وقت تک حسب ذیل اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کی چھپوائی کے اخراجات خود دینے کا ان سے وعدہ کیا ہے۔

(۱) سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے ابن جناب سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد اخراجات برائے لیکچر سیالکوٹ

(۲) چوہدری صادق علی صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار برائے شہادۃ القرآن

(۳) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ برائے تحفہ گولڑویہ

(۴) حضرت مفتی محمد صادق صاحب برائے درثمین فارسی ایک حصہ

(۵) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کسی ایک کتاب کا خرچ۔

(۶) شیخ احسان علی صاحب مالک فیض عام میڈیکل ہال قادیان برائے ایک غلطی کا ازالہ" جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ جلد توجہ فرمائیں۔

229

ریاست چنبہ میں شاندار اسلامی جلوس اور جلسہ

۸ مئی ۱۹۳۸ء کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شام ایک جلوس بمعیت مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل اور گیانی واحد حسین صاحب۔ میرزا حسین بیگ صاحب مرحوم و مغفور کے مکان سے نکالا گیا۔ جس میں غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ نوجوانوں نے نظم "تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے" بڑی عمدگی سے پڑھی۔ اور بازاروں میں اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ چونکہ بازاروں میں سوائے نظموں کے اور کسی قسم کی تقریر کرنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے شام کے وقت تقاریر کا اہتمام کیا گیا۔ اسی شام کو مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے توحید پر تقریر کی۔ ازاں بعد گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی۔

۹ مئی کو بھی تقاریر ہوئیں۔ اس دن سامعین کی تعداد میں معتدبہ اضافہ تھا مولوی علی محمد صاحب نے اپنی تقریر میں کہا جیسا کہ میں نے سنا ہے ریاست میں مسلمانوں کو تبلیغ و اشاعت اسلام کی اجازت نہیں۔ اس کیلئے مسلمانانِ چنبہ کو چاہیئے۔ کہ یکجہتی سے کام لیتے ہوئے ریاست سے درخواست کریں کہ وہ ہماری تبلیغی رکاوٹوں کو [illegible] (نامہ نگار)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا شاندار نتیجہ

امسال پنجاب یونیورسٹی کے میٹرکولیشن کے امتحان میں اس سکول کی طرف سے ۵۹ طلباء شامل ہوئے جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۴ کامیاب ہوئے گویا ۹۲ فی صدی کے قریب نتیجہ نکلا۔ صرف تعداد کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ کیفیت کے لحاظ سے بھی امسال نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار ہے۔ پاس ہونے والے طلباء میں سے ۱۵ فرسٹ ڈویژن میں ۳۳ سیکنڈ ڈویژن میں اور صرف ۶ تھرڈ ڈویژن میں آئے۔

یہ نتیجہ کئی وجوہ سے قابل قدر ہے۔ تعداد کے لحاظ سے کبھی اس قدر طلباء آج تک اس سکول سے امتحان میں شامل نہیں ہوئے۔ پھر مجموعی اعتبار سے یہ نتیجہ گزشتہ تمام سالوں کی نسبت اعلیٰ ہے۔ معیار کے لحاظ سے بھی فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والوں کی تعداد نہایت خوش کن ہے۔ ہم ایسا شاندار ریکارڈ قائم کرنے پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے اور ان کے سٹاف کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ ہمارے سکول کا نتیجہ اس وجہ سے بھی خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتا ہے کہ باہر سے آنے والے طلباء جن کو والدین ان کی اخلاقی اور مذہبی حالت درست کرنے کی غرض سے یہاں بھیجتے ہیں۔ بالعموم سابقہ طلباء کی نسبت تعلیمی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ اور سکول کے اساتذہ کو اچھے اور کمزور طلباء کو ایک ساتھ چلانا پڑتا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے دوست ہونہار طلباء کو بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجا کریں تو سکول سو فی صدی تک نتیجہ بھی دکھلا سکے۔

ذیل میں کامیاب ہونے والے طلباء کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔

نمبر	نام	نمبرات
(۱)	مبشر احمد خان	۵۲۰
(۲)	عبد المنان ملک	۳۶۰
(۳)	صلاح الدین	۴۸۶
(۴)	محمد یوسف مرزا	۵۰۳
(۵)	شمس الدین احمد	۳۶۰
(۶)	محمد ادریس سردار	۵۰۴
(۷)	مسعود مبارک شاہ	۴۰۶
(۸)	سید فضل احمد	۵۳۸
(۹)	غلام احمد ملک	۴۳۶
(۱۰)	محمد اسحٰق سجاگل پوری	۶۱۷
(۱۱)	حافظ مسعود احمد	۵۳۸
(۱۲)	چوہدری عبدالباری خان	۴۶۳
(۱۳)	عبد الحمید	۵۲۶
(۱۴)	عبد اللطیف	۴۰۴
(۱۵)	عبد الصمد خان	۴۸۳
(۱۶)	نسیم اللہ	۴۰۳
(۱۷)	چوہدری صالح محمد سیال	۳۳۸
(۱۸)	یحییٰ ابن عیسیٰ	۴۸۲
(۱۹)	مبارک احمد	۴۶۸
(۲۰)	محمد شریف احمد	۵۹۱
(۲۱)	منظور الٰہی حافظ	۶۳۲
(۲۲)	محمد طفیل	۴۸۹
(۲۳)	سلطان عالم	۵۵۵
(۲۴)	محمد خان ملک	۵۰۸
(۲۵)	ایم اکرام اللہ	۵۵۰
(۲۶)	انور احمد ملک	۶۲۵
(۲۷)	سید حسن شاہ	۳۴۱
(۲۸)	عبد الحمید خان	۴۱۴
(۲۹)	سلطان احمد پیر	۵۲۴
(۳۰)	سید ابن عباس	۴۴۳
(۳۱)	منظور الحق خان	۳۹۹
(۳۲)	بشیر احمد حیات	۵۰۵
(۳۳)	منیر احمد بھٹی	۴۸۳
(۳۴)	شاکر الٰہی	۴۸۸
(۳۵)	مرزا محمد رفیع	۵۲۴
(۳۶)	عبد السلام	۴۸۴
(۳۷)	نذیر احمد اشرف	۴۵۷
(۳۸)	بشارت احمد بشیر	۵۰۳
(۳۹)	محمد شریف	۵۱۰
(۴۰)	قاضی محمد اسمٰعیل	۴۴۴
(۴۱)	غلام نبی	۳۵۸
(۴۲)	محمد عیسیٰ خان	۴۶۳
(۴۳)	محمد منیر	۴۲۰
(۴۴)	عبد المجید	۳۸۷
(۴۵)	محمد اشرف	۴۹۹
(۴۶)	محمود حسن	۵۳۹
(۴۷)	چوہدری رشید احمد	۴۵۱
(۴۸)	چوہدری نصراللہ خان	۵۲۴
(۴۹)	چوہدری عزیز احمد	۴۵۳
(۵۰)	بشیر محمد	۴۳۳
(۵۱)	محمد ظہیر الدین	۵۰۰
(۵۲)	مرزا اعجاز احمد	۴۱۶
(۵۳)	عبد الرحمن	۳۷۸
(۵۴)	محمد اقبال احمد	۴۱۵

بورڈران مدرسہ احمدیہ کے متعلق دو ضروری اعلان

بورڈران کی تربیت اور انہیں ہر قسم کی فضولیات سے بچانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ان کے سرپرست انہیں کوئی رقم بطور خود نہ دیں۔ بلکہ اگر انہیں کچھ دینا ہی ہو۔ تو سپرنٹنڈنٹ صاحب کی معرفت دینا چاہیئے۔ اور یہ امر صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں درج ہو چکا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بورڈران کے گارڈین اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ اس قاعدہ کو شائع کرتا ہوں۔ کہ کوئی صاحب قطعاً کوئی رقم خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ کبھی کسی بورڈر کو بطور خود نہ دیں۔ بلکہ ایسی تمام رقوم سپرنٹنڈنٹ صاحب کے سپرد کی جاویں۔ اور انہیں تفصیلی ہدایات دیدی جاویں۔ کہ اس رقم کو بورڈر کے فلاں فلاں خرچ میں استعمال کیا جائے۔ یا یہ کہ بطور جیب خرچ بورڈر کو نقدی کی صورت میں دیدی جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ بورڈر فضولیات نہ کر سکے گا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب نگرانی رکھیں گے۔ کہ بورڈر مناسب طریق سے ایسی رقوم خرچ کر رہا ہے یا نہیں۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ متعدد مرتبہ قادیان کے دکانداروں کو ہدایت دے چکے ہیں۔ کہ کوئی دکاندار نقد یا ادھار کوئی سودا کسی بورڈر کے ہاتھ فروخت نہ کرے۔ جب تک کہ اس کے پاس سپرنٹنڈنٹ صاحب کی تصدیقی پرچی نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ محض لاپرواہی سے بعض دکاندار اس ہدایت پر عمل نہیں کرتے۔ اور گو یہ معاملہ مقامی ہے۔ مگر اس لئے کہ ایک تو اخبار کے اعلان کو خصوصیت سے وقعت حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسرے قادیان میں سینکڑوں احمدی دکاندار ہیں۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ کوئی دکاندار کسی بورڈر مدرسہ احمدیہ کے پاس نقد یا ادھار کوئی چیز فروخت نہ کرے۔ جب تک کہ اس کے پاس سپرنٹنڈنٹ صاحب کی تصدیقی پرچی نہ ہو۔ اگر اس اعلان کے بعد کسی دکاندار نے اس کے خلاف کیا۔ تو ہم مجبوراً نظارت امور عامہ کی طرف رجوع کریں گے

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

انجمن ترقی اسلام

ایسی جماعتوں سے جنہوں نے ترقی اسلام کی شاخیں اپنے ہاں قائم کر لی ہیں۔ شکریہ اور باقی ان تمام جماعتوں سے جنہوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ التماس ہے کہ وہ اس اہم کام کی طرف فوراً توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ہمارے دوستوں کو واضح رہے کہ مخالفین اسلام مسلمانوں کو مرتد کرنے کی غیر معمولی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ صرف دیانند سالویشن ہوشیارپور کی رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اپریل میں انہوں نے ۴۸۹ غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں شامل کیا۔ امید ہے کہ دوست اس طرف توجہ فرماویں گے اور کثرت سے مسلمانوں کو اس کا ممبر بنا کر ان کی فہرست دفتر میں بھیجیں گے۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان

گورنمنٹ کالج لاہور اور پرنس آف ویلز کالج جموں کے ادبی مجالس سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی علمی مجلس کے مناظرے

بزم اردو کی دعوت پر جو ۱۰ مئی کو ڈاک میں موصول ہوئی۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں ۱۹ مئی ۱۹۳۸ء شام کے آٹھ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور بزم سخن گورنمنٹ کالج کے طلبا کے مابین اس موضوع پر مباحثہ ہوا۔ کہ "بیکاری بہترین مشغلہ ہے یا نہیں"۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے طلبا اس موضوع کے مثبت پہلو کے حامی تھے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے نمائندگان منفی پہلو کے۔ ہر دو طرف سے چھ چھ مقررین نے اس مباحثہ میں حصہ لیا۔ اور منفی دلائل سے ایک دوسرے کے پیش کردہ دلائل کا رد کیا فریقین کے دلائل اور تقاریر سننے کے بعد ججز پروفیسر عبدالواحد صاحب ایم اے بی ٹی اور پروفیسر حمید اللہ خاں صاحب ایم۔ اے آف اسلامیہ کالج لاہور نے متفقہ طور پر قادیان ٹیم کے حق میں فیصلہ دیا۔

گورنمنٹ کالج گزٹ میں مباحثہ سے پہلے یہ اعلان ہو چکا تھا کہ یہ ایک انعامی مقابلہ ہے۔ اس لئے ججز نے انعامات کے متعلق یہ فیصلہ دیا۔ کہ مجموعی طور پر قادیان ٹیم کی تقریریں نسبتاً نہایت شستہ اور بلند پایہ تھیں۔ اور انفرادی طور پر گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم مسٹر یوسف محمود کو اول عبدالسلام شبلی (تعلیم الاسلام ہائی سکول) کو دوم۔ اور وقیع الزماں صاحب قادیان اور مسٹر اسحق آف گورنمنٹ کالج دونوں کو سوم قرار دیا۔

اس علمی مجلس کے صدر پروفیسر فیض احمد صاحب ایم۔ اے آف ایم اے او کالج امرتسر تھے جنکے اور کار پردازان مجلس مباحثہ بالخصوص صوفی غلام مصطفےٰ صاحب تبسم ایم۔ اے کے ہم شکر گزار ہیں۔

گورنمنٹ کالج لاہور کے مباحثہ کے بعد ۲۱ مئی کو صبح ۹ بجے ہم نے پرنس آف ویلز کالج جموں کی ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے ساتھ اس موضوع پر کالج کے ہال میں مناظرہ کیا۔ کہ "کیا دین و دنیا ایک دوسرے کے متضاد ہیں"۔ موضوع کے مثبت پہلو پر کالج مذکور کے طلبا نے اور ان کے مقابل میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ دین و دنیا ایک دوسرے کے متضاد نہیں۔ ہماری سوسائٹی کے نمائندگان نے تقریریں کیں۔ یہ بھی ایک انعامی مقابلہ تھا۔ اور کالج کی طرف سے اس مباحثہ کا باقاعدہ انتظام تھا۔ مجلس کے صدر پروفیسر رفیع الدین صاحب ایم اے اور ججز بشمولیت صاحب صدر ڈاکٹر ایس ورما ایم اے پی۔ ایچ۔ ڈی اور شیخ عبدالرشید صاحب ایم اے تھے۔

خوشی کی بات ہے کہ پرنس آف ویلز کالج جموں کے طلبا نے ہماری تقاریر کو گورنمنٹ کالج لاہور کے طلبا کی نسبت زیادہ خاموشی اور توجہ سے سنا۔ اور ان کے نمائندگان نے بھی جہاں تک ممکن تھا۔ اپنے دلائل کو احسن پیرایہ میں پیش کیا۔ فریقین کے پیشکردہ دلائل کا موازنہ کرنے کے بعد ججز نے یہ فیصلہ دیا کہ قادیان ٹیم کے پانچ مقررین نے ۲۲۵ اور جموں کالج کے نمائندوں نے ۱۸۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔ گویا ہماری ٹیم خدا تعالےٰ کے فضل سے ۳۸ نمبر کی زیادتی سے کامیاب قرار پائی۔ انفرادی طور پر بھی دونوں طرف کے مقررین میں سے وقیع الزمان اول اور عبدالسلام شبلی دوم قرار پائے۔

موصیوں کے حالات کے متعلق جلد اطلاع دی جائے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال۔ ۳۰ اپریل کو ختم ہو گیا ہے۔ تمام موصیان کے حالات کے متعلق سالانہ رپورٹیں ۳۱ مئی ۱۹۳۸ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ رپورٹ کا نقشہ بطور نمونہ درج ذیل ہے:۔

رپورٹ سالانہ متعلق موصیان جماعت احمدیہ

نمبر	سوال	
۱	نام موصی / موصیہ مع نمبر وصیت و پورا پتہ موجودہ	
۲	وصیت آمد اور جائیداد دونوں کی ہے یا صرف جائداد کی؟	
۳	اگر صرف جائداد کی وصیت کی ہے تو ماہوار یا سالانہ کوئی آمدنی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنی؟	
۴	اگر جائداد کے علاوہ کوئی آمدنی ہے۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء اب تک آمد کی وصیت کیوں نہیں کی؟	
۵	اگر وہ آمدنی کی وصیت نہ کرنا چاہتا / چاہتی ہو تو اس کی تحریر لیکر یا تحریر سے انکار کی صورت میں سکرٹری وامیر جماعت احمدیہ یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھیجی جاوے کہ وہ حصہ آمد کی وصیت نہیں کرنا چاہتا / چاہتی اور تحریر بھی نہیں دیتا / دیتی	
۶	یکم مئی ۳۷ء سے ۳۰ اپریل ۳۸ء (سال رواں) میں کتنی آمدنی موصی / موصیہ کو ہوئی	
۷	کیا اس نے باقاعدہ حصہ آمد سارے سال کی آمدنی کا ادا کر دیا ہے؟	
۸	اگر بقایا ہے تو کتنا اور کب تک ادا کرے گا / کرے گی؟	
۹	موصی / موصیہ مبائع ہونے کے علاوہ متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا / کرتی ہے؟	
۱۰	کوئی شرک اور بدعت کا کام تو نہیں کرتا / کرتی؟ سچا / سچی اور صاف مسلمان ہے؟	
۱۱	جہاں تک اس کیلئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہے۔ تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنیوالا / کرنے والی ہے؟	
۱۲	خدا کو ایک جاننے والا / والی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان لانے والا / لانے والی ہے؟	
۱۳	حقوق عباد غصب کرنے والا / کرنے والی تو نہیں؟	
۱۴	رشوت خوار تو نہیں؟	
۱۵	لین دین کے معاملہ میں بد معاملہ تو نہیں؟	
۱۶	امانت میں خائن تو نہیں؟	
۱۷	اپنے کاروبار میں دیانتدارانہ رویہ رکھتا / رکھتی ہے؟	
۱۸	اپنی بیوی یا بیویوں سے عدل کا معاملہ کرتا ہے؟	
۱۹	اگر موصیہ ہے تو یہ کہ وہ خاوند کی فرمانبردار ہے؟	
۲۰	کسی قسم کا سود خود لیتا / لیتی یا دیتا / دیتی تو نہیں؟	
۲۱	نماز باجماعت کا / کی پابند ہے؟	
۲۲	جماعت اور نظام سلسلہ کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں؟	

نوٹ ۱:۔ یہ فارم بطور نمونہ ہے اور یہ فارم صرف ایک ہی موصی / موصیہ کیلئے ہے اگر موصی ایک سے زیادہ ہوں۔ تو ان کیلئے اس کے مطابق حسب ضرورت فارم خود بنائے جائیں ان میں سوالات کے صرف نمبر دیکر ہر نمبر کے سوال کے مطابق جواب لکھا جائے۔ سوالات کے الفاظ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ ۲:۔ تمام موصیوں کی رپورٹ آنی چاہئیے۔ کوئی موصی یا موصیہ اس سالانہ رپورٹ سے رہ نہ جائے

دستخط سکرٹری وصایا / سکرٹری — دستخط امیر جماعت احمدیہ / پریذیڈنٹ

اور سوم درجہ کا انعام مقابل پارٹی کے لیڈر مسٹر حسن شاہ کیلئے تجویز ہوا۔ انعامات حاصل کرنے والوں کے علاوہ ہماری طرف سے ارشاد علی محمد سعید اور فضل حق طلباء [illegible]

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بننے کا طریق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نہایت اہم ارشادات

حضور فرماتے ہیں۔

۱:۔ میں نے آپ کو بتایا تھا۔ کہ ایک کے بعد دوسرا ابتلا آنے والا ہے۔ دشمن ایک طرف سے ناکام ہو کر دوسری طرف سے حملہ کرے گا۔ اور اس کی پوری کوشش ہوگی کہ آپ کو تھکا دے۔ خدا نہ کرے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو مگر میں آپ میں سے بعض کو تھکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں بعض کی کمریں ایک ہلکے بوجھ کے نیچے بھی خم ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے جو جہنم پر بندھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ جو اس پل پر ٹھہرا سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا ہر شخص کو اس سے محفوظ رکھے۔

۲:۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چندہ تحریک جدید کے بارے میں جو اس سال بعض جماعتوں نے سستی دکھائی ہے۔ وہ تھکان پر دلالت کرتی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ بعض لوگ اس امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کو بچا لے۔

۳:۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا مومن ایک ہی بات جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان و مال قربان کرتے کرتے اس دنیا سے گذر جائے۔

۴:۔ یاد رکھو قربانی خواہ کیسی ہی ہو۔ جب تک انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد نہ کر دے اور اس کی قربانی میں خلوص اور محبت نہ پائی جائے۔ اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس نہ صرف قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بلکہ اخلاص کی بھی ضرورت ہے جو قربانیوں کو نتیجہ خیز بناتا ہے۔

۵:۔ یاد رکھو۔ خدا روپیہ کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ سچائی دیکھتا ہے۔ اگر تم ایک عیسائی سے کوئی وعدہ کرتے ہو تو اس وقت عیسائی اس کا نمائندہ ہے۔ اور تمہارا فرض ہے کہ تم اس وعدہ کو پورا کرو۔ اور اگر تم ایک یہودی سے کوئی وعدہ کرتے ہو تو اس وقت یہودی اس کا نمائندہ ہے اور تمہارا فرض ہے کہ اس وعدہ کو پورا کرو۔ کیونکہ جس سے وعدہ ہو گیا۔ اس کے اور وعدہ کرنے والے کے درمیان خدا آجاتا ہے۔ پس وعدہ کو پورا کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے

تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کے متعلق ایک حصہ جماعتوں اور افراد نے تو توجہ کی ہے۔ اور وعدوں کے جلد پورا کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر بعض جماعتیں اور بعض افراد نے ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہر وعدہ کرنے والا تحریک جدید کے متعلق اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ مگر نہ تو بعض کی طرف سے روپیہ آیا ہے اور نہ کوئی جواب باصواب۔ پس وعدہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے اور اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جلد سے جلد قربانی کرنی چاہیئے۔ اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے عزیز مالوں کو اپنے مقدس امام کے قدموں میں لا ڈالنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے وارث بن سکیں۔ مگر یہ سب قربانیاں اخلاص اور بشاشت سے ہوں۔ کیونکہ اخلاص اور بشاشت اور تقویٰ سے کی ہوئی قربانیاں ہی سلسلہ کو مضبوط کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے افضال کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پس تحریک جدید سال چہارم کے وعدے ہر جماعت کے افراد اور اس کے عہدیداران اور براہ راست بھیجنے والے احباب اپنے وعدوں کو جلدی پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال تحریک جدید حضور کے مندرجہ بالا ارشادات سنا کر وعدوں کے جلد تر پورا کرنے کی طرف توجہ دلائیں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تبلیغی رپورٹ حلقہ قادیان

بروز جمعہ ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے مندرجہ ذیل احباب نے اپنی اپنی گذشتہ ہفتہ کی تبلیغی رپورٹیں سنائیں۔

مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے قادیان محلہ دار الرحمت کی۔ میاں مہتاب دین صاحب نے ستکوہا کی۔ وزیر محمد صاحب نے کنڈیلہ کی۔ الہ دین صاحب نے بھینی کی۔ عبد الکریم صاحب دار الصناعت نے ٹھیکری والا کی۔ غلام محمد صاحب نے فیض اللہ چک کی۔ ولی محمد صاحب نے بھینی کی۔ محمد رمضان صاحب نے دیوانی وال اور ننگو وال کی۔ غلام محمد صاحب نے تلونڈی جھنگلاں کی۔ بابا شیر محمد صاحب نے فتح گڑھ چوڑیاں کی۔ عطا محمد صاحب نے ننگل باغبانان کی۔ اس کے بعد بابو فقیر علی صاحب سابق سٹیشن ماسٹر قادیان نے اپنے تبلیغی دورے کا حال سنایا۔

صاحب صدر نے ان رپورٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تقریر کی۔ اور فرمایا کہ بے شک آج رپورٹیں پیش کرنے والے احباب تو پہلے جمعہ کی نسبت زیادہ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام عمدگی سے دوستوں نے شروع کر دیا ہے۔ مگر جس رنگ میں ہم کام چاہتے ہیں۔ وہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ ابھی دوستوں میں یہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ کہ وہ ہمت کر کے اہل رسوخ اصحاب کے ساتھ یا اپنے اقرباء میں خود احمدیت کے متعلق گفتگو چھیڑیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ وہ مزید اخلاص اور توجہ سے اس فرض کو سرانجام دینے کی کوشش کریں گے۔

جو احباب اس اجلاس میں اپنی گذشتہ ہفتہ کی رپورٹ کسی وجہ سے پیش نہیں کر سکے۔ وہ تحریراً خاکسار کو دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بھیج کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:۔ محمد اعظم بوتالوی سیکرٹری تبلیغ حلقہ قادیان

بیکاروں کے متعلق اعلان

ہمارے سامنے بے کاروں کو دور کرنے کی ایک سکیم ہے۔ جس کے لئے ہمیں حاجت مند مخلص اور خواندہ احمدی احباب کی ضرورت ہے جو سلسلہ کی خدمت میں معمولی گذارہ پر قناعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ خط و کتابت سیکرٹری تبلیغ حلقہ قادیان صیغہ دعوت و تبلیغ سے کی جاوے۔

خاکسار:۔ محمد اعظم بوتالوی سیکرٹری تبلیغ حلقہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۵۰۵۱ منکہ روشن الدین مولوی فاضل ولد چودہری فتح محمد صاحب قوم راجگار راجپوت پیشہ وقف زندگی عمر پچیس سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲ لہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ صرف الاؤنس مبلغ پندرہ روپے پر ہے جو کہ دفتر تحریک جدید سے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ آمدن کی کمی وبیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہونگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:۔ روشن دین احمدی مجاہد تحریک جدید۔

گواہ شد:۔ فضل احمد ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید قادیان۔

گواہ شد۔ مرزا محمد یعقوب وائس پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک قادیان۔

نمبر ۵۰۵۲ منکہ عبداللہ ولد مولوی محمد دین احمدی مرحوم امام جماعت احمد آڑہ قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن آڑہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت صرف ایک قطعہ زمین ۶۰ ایک کنال واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان جو ساڑھے چار سو روپیہ سے خرید کیا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری موت کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۴۱ روپے ماہوار بصورت تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ منظوری وصیت پر ۱/۱۰ حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا

العبد عبداللہ بقلم خود جوڑہ کرنانہ۔

گواہ شد:۔ سردار محمد علی جمعدار پنشنر جوڑہ کرنانہ۔

گواہ شد:۔ حافظ محمد اکبر بقلم خود سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جوڑہ کرنانہ۔

In the Matter of Ahmadyya Supply Company Ltd

The Creditors of the above named Company are required on or before the 30th of May 1938 to send their names and addresses and the particulars of their claims or debts to me the Liquidator of the said Company, and if so required by such notice shall prove their said debts and claims at a time specified in such notice, or in default thereof they will be excluded from the benefit of any distribution made before such debts are proved.

Ch. Mohd Yusuf B.A.L.L.B.
Pleader Batala Liquidator

4/5/38

Ahmadiyya Supply Company Ltd

احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ کے جملہ قرض خواہوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء کو یا اس سے قبل اپنے نام اور مفصل مطالبات سے مجھے بہ حیثیت لیکوئیڈیٹر کمپنی مذکور مطلع کریں۔ نیز اس امر کے لئے آمادہ رہیں۔ کہ عند الضرورت اور وقت کے اندر ان کو اپنے مطالبات کی صحت کا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں کسی کا حق نہ ہوگا۔ کہ قرضوں کی تقسیم کے لئے فراہم شدہ روپے سے استفادہ حاصل کر سکے۔

چوہدری محمد یوسف بی اے ایل ایل بی پلیڈر بٹالہ

۴ مئی ۱۹۳۸ء

231

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

زنجبار ۲۱ مئی۔ مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے ایک تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ برطانوی گورنمنٹ نے زنجبار گورنمنٹ اور وہاں کے ہندوستانیوں کے درمیان لونگوں کے معاہدہ کے متعلق معاہدہ منظور کر لیا ہے۔

ناگپور ۲۱ مئی۔ مسٹر شریف منسٹر صوبجات متوسط نے آج استعفیٰ دیدیا۔ ہزایکسی لینسی گورنر نے استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور ڈاکٹر کھارے نے چارج لے لیا ہے۔

کلکتہ ۲۱ مئی۔ ڈاکٹر بی۔ سی رائے پریذیڈنٹ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن نے تمام صوبجاتی گورنمنٹوں کے وزراء اعظم کے نام اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبوں میں اس قسم کے بل پاس کریں جن سے وہ غیر ملکی ادویات پر کنٹرول کر سکیں۔ نیز صوبجاتی گورنمنٹیں سنٹرل اسمبلی سے بھی درخواست کریں کہ وہ بھی غیر ملکی ادویات کی درآمد پر کنٹرول کے لئے قانون پاس کرے۔

کٹک ۲۰ مئی۔ آج شام مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق نے کہا کہ ہم لڑائی نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن ہم لڑائی کے امکان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس لئے اپنی تنظیم کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ملک کی جنگ آزادی میں مناسب اور باعزت جگہ حاصل کر سکیں۔ اگر مسلمان غیر منظم رہے تو اس سے تمام ہندوستان کو نقصان پہنچے گا۔ لیکن اگر وہ منظم ہو گئے تو دنیا کی نظروں میں ہندوستان کی قومیت کا مرتبہ بلند ہو گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم لیگ کو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت بنانا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ پراگ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ زیکوسلوویکا کے فوجی افسر اس رپورٹ کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف ہیں کہ نازی فوجیں غیر معمولی تعداد میں زیکوسلوویکا سے ملحقہ اضلاع کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔

پراگ ۲۰ مئی۔ زیکوسلوویکا ری پبلک کے صدر ڈاکٹر ہوڈزا نے زیکوسلوویکا کی اقلیتوں کے سیاسی مستقبل کے متعلق ایک اہم اعلان کیا ہے جس کے رو سے خود مختارانہ نظم و نسق سے مطابقت رکھنے والا آئین ملک میں نافذ کیا جائے گا۔ تاکہ زیکوسلوویکا کی اقلیتیں مطمئن ہو سکیں۔

بمبئی ۲۱ مئی۔ بمبئی کرانیکل معلوم ہوا ہے کہ بمبئی گورنمنٹ نے "دیپور جیل" جسے روئے زمین کا دوزخ کہا جاتا ہے۔ بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ جیل ایک غیر آباد علاقہ میں ہے اور انسانوں کی رہائش کے لئے ہرگز موزوں نہیں۔ اس کے اردگرد خطرناک گھاٹیاں اور جنگل واقع ہیں اس جیل کو کئی سال بند رکھا گیا۔ لیکن گذشتہ سال سول نافرمانی کے دنوں میں کانگرسی رضاکاروں کو قید کرنے کے لئے اس جیل کو دوبارہ کھول دیا گیا تھا۔

کالی کٹ ۲۰ مئی۔ مندر پرویش کانفرنس نے جس کا اجلاس پاداگرٹھ (جنوبی مالابار) میں منعقد ہوا تھا۔ فیصلہ کیا ہے کہ مالابار سے ہریجنوں کا ایک جتھہ پاپیادہ مدراس تک مارچ کرے۔ جتھوں کا مارچ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ مدراس گورنمنٹ ہریجنوں کو مندر پرویش کا حق دلانے کے لئے اسمبلی میں بل پیش نہ کرے۔ جتھہ کے عنقریب روانہ ہونے کی توقع ہے۔

شملہ ۲۱ مئی۔ واردھا ایجوکیشنل سکیم پر غور و خوض کرنے کے لئے سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن نے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کی پہلی میٹنگ ۲۸ جون کو شملہ میں منعقد ہو گی۔

سری نگر ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت کشمیر ریونیو اور جوڈیشل سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے غور کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس سکیم کو عملی رنگ دیدیا گیا۔ تو اس کے رو سے ۵ ڈپٹی کمشنر اور ۵ سشن جج مقرر کئے جائیں گے۔

ہانکو ۲۰ مئی۔ چینی ہوا بازوں نے آج صبح جاپان کے بحری مستقر اوساکا پر ہوائی حملہ کیا۔

شیلانگ ۱۹ مئی۔ مسٹر آئی مجید آئی سی۔ ایس سابق ڈپٹی کمشنر گوپال پورہ کو بابو اماراوتی کی جگہ لنڈن میں ہندوستان کا ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۰ مئی۔ آج سندھ لیجسلیٹو اسمبلی میں ممبروں کے الاؤنسوں کے متعلق بل کے سلسلہ میں کانگرس پارٹی کی طرف سے ترمیم پیش کی گئی کہ ممبروں کو ڈبل تھرڈ کلاس کرایہ بطور سفر خرچ دیا جائے۔ مگر یہ ترمیم گر گئی اور ڈیڑھ گنا سیکنڈ کلاس کرایہ منظور کیا گیا۔

کراچی ۲۰ مئی۔ تیرتھ مکی میں ایک نئی جھیل دریافت ہوئی ہے جس کے پانی میں گندھک کی آمیزش ہے۔ گورنمنٹ سندھ کی طرف سے ایک میڈیکل اکسپرٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پانی میں سے گندھک اور شورہ برآمد کیا جا سکتا ہے اور اس کے پانی میں ایسے اجزا ہیں کہ اس میں نہانے والے کی اکثر جلدی بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔

کراچی ۲۰ مئی۔ سندھ گورنمنٹ نے اصلاح دیہات کا کام سرانجام دینے کے لئے پروگرام مرتب کر لیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر ایک ضلع میں دیہات سدھار کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہوں گے اور پریذیڈنٹ وہاں کا کلکٹر ہو گا۔ ان کا کام دیہات کی صحت، پینے کا پانی، مڈل سکول، ہسپتال، اچھے بیجوں کی سپلائی قرضہ و دیہاتی صنعت وغیرہ کی سدھار ہو گا۔ جس کے لئے ہر ایک بورڈ کو ۱۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ ملے گی۔

یروشلم ۲۰ مئی۔ گورہ فوجوں نے آج سے پھر فلسطین کے ایک بہت بڑے حصہ پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے مسلح فوجی دستے ملک کے مختلف حصوں میں شورش پسندوں کی سرگرمیوں کے قلع قمع کے لئے تعینات کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ فرانس اور اٹلی میں دوستانہ معاہدہ کے سلسلہ میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے انگلستان کے سیاسی حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گفت و شنید میں رکاوٹ کی وجہ سپین کا سوال ہے۔ فرانس چاہتا ہے کہ اٹلی سپین سے اپنے والنٹیروں کو بلا لینے کی گارنٹی دے۔

لاہور ۲۱ مئی۔ امرتسر میں کل احرار کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

لاہور ۲۱ مئی۔ آل انڈیا کانگرس پارلیمنٹری کمیٹی نے پنجاب کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا وہ فیصلہ مسترد کر دیا ہے جس کے ماتحت اس نے لائل پور جھنگ کی ضمنی نشست کے سلسلہ میں لالہ دُنی چند بیرسٹر کو کانگرس کا ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ان کی بجائے لالہ دیوراج سیٹھی کو ٹکٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر پنجاب کانگرس کی ورکنگ کمیٹی مستعفی ہو جائے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی